سوال

(372) محرم کے بغیر کیے ہوئے عمرے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نےاپنے خاوند کے ساتھ احرام باندھا اس حال میں کہ وہ حائضہ تھی جب وہ پاک ہوئی تو اس نےاپنے شوہر کے بغیر عمرہ کیا۔ عمرہ مکمل کرنے کے بعد اس کو پھر خون جاری ہوگیا تو کیا وہ اپنا عمرہ دھرائے گی؟ اور ایسے ہی اگر وہ حیض کے دوران حرم کے صحن میں آئے تو کیا وہ اس کی وجہ سے گناہگار ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم کہتے ہیں کہ جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ کہ عورت مکہ میں اپنے محرم کے ساتھ آئی اور اس نے حیض کی حالت میں میقات سے احرام باندھا، اور اس کا حالت حیض میں میقات سے احرام باندھنا صحیح ہے کیونکہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب ذوالحلیفہ مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !بلاشبہ مجھے نفاس آگیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي "[1]

"غسل کر اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر احرام پہن لے۔ "

لہذا اس کا احرام صحیح ہے اور جب وہ مکہ آئی تو وہ پاک ہوگئی اور اس نے جو شوہر کے بغیر عمرہ کیا تھا اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ شہر کے اندر ہی ہے لیکن اس کو خون کا لوٹ آنا اس کی طہارت کو، جو اس نے دیکھی تھی۔ مشکوک بنا دیتا ہے۔

پس ہم اس کو کہتے ہیں: جب تو نے یقیناً طہارت دیکھی تو تمہارا عمرہ درست ہوگیا لیکن اگر تمھیں اپنی اس طہارت میں شک ہے تو تو عمرہ کو دھرا لے لیکن نئے سرے سے عمرہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میقات پر جائیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہیں سے احرام باندھ کر طواف کریں، سعی کریں اور بال کاٹ لیں۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر 323

محدث فتویٰ